باہمی مناسبت اور ترتیب۔ عمود۔ سورتوں کی مقدار، قرآنی احکام اور کتب قدیمہ کا تعلق۔ قرآنی تعلیم کے اصولی مسائل۔ نظم کی دلالت۔ اور کیفیت نزول وغیرہ بڑی فاضلانہ اور بصیرت افروز بحث کی ہے۔ دوسری کتاب جو اقسام قرآن پر ہے اس میں پہلے ان شبہات کو بیان کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قسم کھانے پر اور وہ بھی معمولی معمولی چیزوں کی۔ وارد ہوتے ہیں اس کے بعد متقدمین نے ان شبہات کے جو جوابات دیئے ہیں ان کو نقل کیا ہے اور پھر کتب قدیمہ۔ علم معانی و بلاغت۔ تاریخ اور خود قرآن مجید کے بیانات کی روشنی میں خود اس پر نہایت سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ تیسری کتاب میں اس پر بحث کی گئی ہے کہ ذبیح کون تھے؟ یہود نے بعض مقاصد مشئومہ کی خاطر توراۃ کے اصل بیان پر پردہ ڈال کر یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ ذبیح حضرت اسحٰق ہیں۔ مولانا نے نہایت جامع اور محققانہ بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل تھے اور پھر یہود کی تحریفات کا پردہ چاک کیا ہے۔ آخر میں بعض مفسرین کے بیانات نقل کر کے ان کی تنقید کی ہے۔ چوتھی کتاب سورۂ ذاریات کی تفسیر ہے جو مولانا نے اپنے مقررہ اصول پر کی ہے یعنی وہی نظم و ربط آیات۔ الفاظ کی تحقیق۔ کلام عرب سے استدلال۔ سورۃ کا عمود۔ آیات سے مستخرج احکام و دلائل۔ متعلقہ واقعات کی تائید کتب قدیمہ سے۔ پانچواں رسالہ بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کی تفسیر پر ہے جو اگرچہ مختصر ہے لیکن اس میں بھی بعض اشارات بہت مفید اور بصیرت افروز ہیں مولانا کی تصنیفی زبان عربی تھی لیکن مولانا امین احسن اصلاحی نے ان کو شگفتہ اور عام فہم اردو میں منتقل کر دیا تھا۔ ان میں سے اقسام القرآن پہلے بھی شائع ہو چکی ہے اور اسی زمانہ میں برہان میں اس پر تبصرہ نکل چکا ہے۔ باقی کتابیں پہلی مرتبہ چھپی ہیں مولانا نے ان رسالوں میں جو کچھ لکھا ہے اگرچہ علماء کے ایک طبقہ کو اُس سب سے اتفاق نہیں ہوگا لیکن یہ واقعہ ہے کہ بڑی تحقیق کامل غور و خوض اور قرآن مجید میں انہماک و توغل کے ساتھ سائنٹفک طریقہ پر لکھا ہے اس لئے عربی زبان کے علماء اور طلباء کو خصوصاً اور تفسیر کا ذوق رکھنے والے حضرات کو عموماً ان کا مطالعہ کرنا چاہئے ان سے تدبر فی القرآن کی بعض نئی راہیں کھلیں گی۔

محکمات از مولانا عبداللہ العمادی تقطیع خورد ضخامت دو سو صفحات کتابت و طباعت بہتر